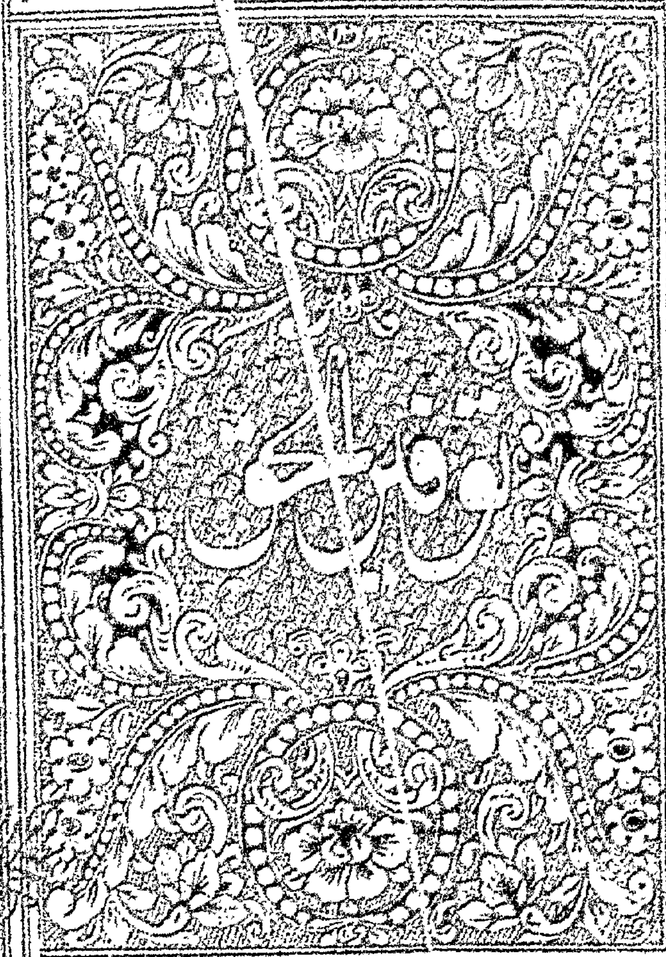


بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ورحمۃ للعالمین
وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وعلی ائمۃ المسلمین وسائر المؤمنین اما بعد الفقیر کہتا ہے مسکین محمد قطب
الدین سب بھائی مسلمانوں سے کہ یہ کتاب مشتمل ایک مقدمہ اور دو مقاصد اور ایک خاتمہ پر۔ مقدمہ
بیچ بیان سبب تالیف کی ہے اور مقصد اول بیچ بیان وجوب تقلید معین کی اور مقصد دوسرا
بیچ بیان ترجیح مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کی اور خاتمہ بیچ بیان مضامین مناسبہ کی۔ مقدمہ بیچ بیان
سبب تالیف کی بیان اوسکا یہ ہے کہ بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اہل اسلام متفرق ہو
گئے تہتر فرقوں پر بلکہ زیادہ بسبب فروع کی اور ہر ایک نے تمسک قرآن و حدیث سے بیچ اپنی فہم کی موافق
لیکر مذہب مقرر کیا اور ہر ایک نے دعوی حقیت کا کر کے اپنی الطرف لوگوں کو کھینچنا شروع کیا اسو واسطے
اللہ دین اکثر قرون ثلثہ میں سے تھے اور مذہب ائمہ اربعہ میں یہ حال دیکھکر بمقتضای اس حدیث شریف
کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم الحدیث
متفق علیہ یہ چاہا کہ مسائل دین کی قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سے نکالکر مذہب مقرر کریں تو کہ
لوگ اسپر عمل کریں اور اپنی اپنی فہم کی موافق نہ ہو سکیں نہیں کیونکہ ہر زمانہ کی لوگ تنزل میں ہیں موجب
حدیث شریف مذکور کی سو ہر ایک امام نے ائمہ اربعہ میں سے مع جماعت شاگردوں اپنی اپنی کی کہ

فی المذہب [illegible] بیان [illegible] ہو چکی ہین اگرچہ حق وہی ہی کہ حدیث اور [illegible] کسی کو [illegible]
سے جو مسئلہ [illegible] کی قرآن اور حدیث [illegible] اور قیاس [illegible] لکن جب [illegible] بعضی مسائل [illegible]
مستنبط [illegible] اصول [illegible] اولیا فی [illegible]
اصل [illegible] قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سی نکال کر لوگون کی آگی
[illegible] تب لوگ [illegible] اور انہون نی قبول کیا اس
سو کہ بعضی [illegible] اور بعضی شافعیہ اور بعضی حنبلیہ جیسا کہ
قول [illegible] قال الشافعیہ و بعضہا الحنبلیہ
اس [illegible] اور بعضی لوگ [illegible] بہوای نفس کے تابع تہی [illegible] تقلید کو
نفسون کی قبول نہ کیا اور [illegible] طرح [illegible] کرنا اور لوگون کو بہکانا اور بہکانا
شروع کیا سو علماء ربانیون نی یہہ حال دیکہہ کر [illegible] کرتی رہی اس طرح ان ایام
مین بعضی لوگون نی اپنی بدعت اور عناد اور حسد کی [illegible] لوگون کو بہکانا اور اپنی [illegible] کی
طرف بلانا شروع کیا اور بدزبانی ائمہ کی حق مین اور انکی اتباع کی حق مین کرنی شروع کی اور طرح طرح
تشنیع کرنی لگی اور چند سال گذری ہین کہ [illegible] کہا تہا کہ مولینا و اولینا و مرشدنا و استاذنا
خاتم المحدثین مولنا اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] رحمہ اللہ کی طعن کرنیوالون سے خفا
ہوتی تہی کہ [illegible] اور [illegible] تقلید [illegible] ائمہ کی [illegible] اور آپ حنفی
المذہب تہی [illegible] ایسا حال دیکہہ کر [illegible] حدیث [illegible] کہ ایک
رسالہ واسطی [illegible] لکہون کہ مشتمل ہو اوپر اثبات تقلید کی [illegible] اون کا [illegible] کہ یہہ
کرتی ہین اور [illegible] بیان اون مسائل کی کہ یہہ لوگ [illegible] کرنی ہین [illegible]
کرنا اون کی شبہون کو [illegible] تاکہ معلوم ہو جاوی کہ [illegible] شبہون کا یہہ
حال ہے [illegible] ایک رسالہ [illegible] کرنی [illegible] کے
لکہا اور نام اوسکا تنویر الحق رکہا [illegible] مگر [illegible] رسالہ [illegible] کہ ایک رسالہ [illegible]

مسئلہ تقلید مین بطور اختصار کی عام فہم ہو تو بہتر ہی سو وہ رسالہ یہہ ہی اور نام اسکا توفیر الحق رکہا ہے امید
اسکی کہ اللہ تعالی وافر در عام کری فایدہ اسکا ہر خاص و عام کو واللہ الموفق والمعین والیہ الہدایۃ والتکلان

مقصد پہلا بیچ بیان وجوب بتعین مذہب واحد کی ساتہہ چند دلیلون کے۔ دلیل پہلی یہہ ہی کہ کہا
شیخ ابن ہمام حنفی نے تحریر الاصولیین اور شیخ ابن حاجب مالکی مختصر الاصولیین اور قاضی عضد الدین نے مختصر الاصولیین اور صاحب
درمختار نے درمختار مین ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا
تقلید سے بعد عمل کرنے کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ مین توجب علی
مقلد ابی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ
عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی
پس واجب ہے ابو حنیفہ کی مقلد پر عمل کرنا انکی قول پر اور نہین جایز ہی اسکو عمل کرنا انکی غیر کے
قول پر اس لئے کہ نقل کیا شیخ قاسم نے اپنی تصحیح مین سب اصولیون سی یہہ کہ بلا شبہ نہین
صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کرنے کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر مالکی نے ان تتبع
رخص المذاہب غیر جایز بالاجماع ذکر کیا ہی اسکو مسلم الثبوت وغیرہ مین یعنی ڈہونڈنا حلال
حلال اور جایز چیزون کا مذاہب سے غیر جایز ہی بالاجماع پس جبکہ معلوم ہوی یہہ دونون اجماع
تو کہتی ہین ہم کہ تلفیق مذاہب کے یعنی جمع کرنا دو مذہبون کا باطل ہوی اور ثابت ہوی تعیین
ایک مذہب کے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ تلفیق یا تو تلفیق کریگا پہلی عمل کرنیکی یا پیچہی عمل کرنیکی پس اگر تلفیق کریگا پیچہی عمل کرنیکے
تو یہہ شق باطل ہے ساتہہ اجماع ہونیکی اوپر منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کرنیکی پس باطل
ہوی یہہ شق اس اجماع مذکور سی اور اگر تلفیق کری پہلی عمل کرنیکی تو یہہ شق باطل ہی ساتہہ اجماع
ہونی کی اوپر منع ہونی تتبع کی رخص مذاہب کے اس لئی کہ اگر جایز ہو تلفیق مذاہب کے تو اس مین
تتبع رخص مذاہب کا اور تتبع رخص مذاہب کا غیر جایز ہی بالاجماع اور یہی باطل ہے ساتہہ اجماع
امت کے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ سب مجتہدین جمع ہوی ہین مسایل اجتہادیہ اختلافیہ مین اوپر اعتقاد
اور قول کی بایں طور کہ یہہ حلال اور جایز ہی اور یہہ حرام غیر جایز ہی پس اگر جایز رکہی جاوے

یہہ تلفیق اور تتبع رخص ہے اسیکہ تو او حبہ باوی کی حرمت جہان ہی اور ہو جاو یگا اجماع اوپر
لغو اور غلط کی اور یہہ امر باطل ہی ساتہہ قول اللہ تعالی کی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ
ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا یعنی اور جو تابع ہوا سوا رستی مومنون کی حوالہ کرین
ہم طرف جو اوسنی پکڑی اور داخل کرین کی اوسکو جہنم مین اور بری ہی وہ جگہہ پہر جانی کی پس
باطل ہوی تلفیق مذاہب کے اور ثابت ہوی تعیین مذہب واحد کی ان دونون اجماعون سی کیو
لی کہ یہہ تعیین ضد ہی تلفیق کی پس جبکہ باطل ہوی تلفیق ان دونون اجماعون سے تو ثابت
ہو جاوی کی نقیض اوس کی ساتہہ دونون اجماعون کی یعنی ثابت ہوی تعیین مذہب واحد
کی ساتہہ دونون اجماعون کی اور دلیل دوسری یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
انما النسیء زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما یعنی
سوای اسکی نہین کہ تاخیر کرنا بڑہانا ہی کفر مین گمراہ کیی جاتی ہین بسبب اوسکی وہ لوگ کہ کافر
ہوی حلال جانتی ہین اوسکو ایک سال اور حرام جانتی ہین اوسکو ایک سال پس یہہ آیت صریح
ہی بیچ مذمت اوس شخص کے کہ کبہی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز مین اور کبہی اعتقاد کری حرمت
کا اوسی چیز مین پس جبکہ معلوم ہوا یہہ تو کہتی ہین ہم کہ مسایل دین کی یا تو اجماعیہ ہون گی یا اختلافیہ
پس اگر ہون اجماعیہ تو اتباع اونکا واجب بالاجماع ہی اور اگر ہون اختلافیہ تو مقلد
بعد اختیار کرنی مذہب واحد کی دو امر سی خالی نہین یا تو دور کریگا اس طرح کہ انتقال کریے
حلت سی طرف حرمت کے اور حرمت سے طرف حلت کے باستمرار یعنی ہمیشگی کریگا اوسپر پس
اگر ہو امر اول تو یہہ باطل ہے ساتہہ آیہ مذکورہ کی اور اگر ہو امر ثانی یعنی استمرار تو تعیین مذہب
واحد کی لازم و واجب ہوگی ساتہہ مقتضای آیہ مذکورہ کی اور دلیل تیسری یہہ ہی کہ کہا جمہور
نے ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب جیسکہ تصریح کی ہی ملا علی قاری نی اپنی رسالہ مین
اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب
فلہ اجران واذا حکم فاجتہد فاخطا فلہ اجر واحد متفق علیہ اور اسپر اجماع اہل

اسلام کا کہ امام نووی نی شرح صحیح مسلم میں تحت اسی حدیث مذکور کی قال العلماء اجمع المسلمون
علی ان ذلک الحدیث فی حاکم عالم اہل للحکم فان اصاب فلہ اجران اجر
باجتہادہ واجر باصابتہ وان اخطا فلہ اجر باجتہادہ انتہی اور یہی مذہب
چاروں اماموں کا ہی جیسا کہ کہا مسلم الثبوت میں وہذا ہو الصحیح عند الائمۃ الاربعۃ انتہی
یعنی یہی صحیح ہی نزدیک چاروں اماموں کی یعنی امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کے
پس اس سی معلوم ہوا کہ جو شخص کہتا ہی کہ ہر مجتہد مصیب ہے یہ قول اوسکا باطل و فاسد ہے کیونکہ
مخالف ہے شافعی متفق علیہ اور اجماع امت اور ائمہ اربعہ کی ہی پس جو کچھ کہ بنا کیا جاوی اس قول کا
پر وہ بھی فاسد ہوا کیونکہ بنا فاسد کی او پر فاسد کی ہی اور بنا فاسد کی فاسد پر باطل و فاسد ہی پس
تمسک پکڑنا ساتھ ان تفریعات کی کہ متفرع ہیں اس قول فاسد پر اثبات لا مذہبی میں بھی فاسد ہوا کیونکہ بنا
فاسد کی فاسد پر ہی پس جبکہ معلوم ہوا یہہ مذکور تو کہتے ہیں ہم کہ مسائل دین یا تو اجماعیہ ہیں یا مختلف
فیہ پس اگر مسائل دین کی اجماعی ہیں تو اتباع فرض ہوا العلماء اور اگر ہوں مسائل دین مختلف فیہ
تو مقلد نی جبکہ اختیار کیا ایک امام کا مذہب درباب حلت و حرمت کی تو دو امر سی یہہ مقلد خالی نہیں ہے
یا تو یہی کہ اعتقاد اور عمل کریگا ساتھ حلت و حرمت کی مذہب میں یا اعتقاد و عمل کریگا ساتھ
حرمت و حلت کی پس اگر ہوا امر اول تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اعتقاد میں اسلئے کہ حرام
و حلال کا اعتقاد رکہا ان دونوں میں اور یہہ باطل ہی اور اگر ہوا امر ثانی تو تعیین مذہب واحد کے
واجب ہوی اور واجب ہے اوسپر استمرار و دوام اسلئے کہ جبکہ اختیار کیا مذہب احد کی مسائل
کو وقت حلت و حرمت کے اور اعتقاد اور عمل کیا ساتھ حرمت و حلت کی تو ہو گا پہرنا اس اعتقاد اور
عمل سی ممنوع ساتھ اوس اجماع کی کہ منعقد ہوا اوپر منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کے جیسا
کہ گذرا بیان اوس اجماع کا بہت شد و مد سی اور ممنوع ہوا یہہ رجوع ساتھ آیہ مذکورہ کی کہ کہی گئے
دلیل ثانی میں اسی لئی کہا اطلاقی جیسا کہ تصریح کی ہی ملا علی قاری نی اپنی رسالہ میں بیچ جواب قفال کے

واذا قال انسان ان نعتقد کل مقلد اماما من الائمۃ ان امامہ مصیب قرینۃ

[illegible]

اور جو مذاهب مختلفہ ہیں ... اور کہا شیخ ... نے

... تقلید ... واحد ...

نقل کر لائی ہیں یہ کہ اعتقاد رکھے مقلد امام کو اصول میں ... کو امام اپنے مذہب کا ...

امام ... سے ... کہا بعض ... نے مجتہد مذہب ... اور حق اوس میں ... اور ... ہی

ہی ... اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا ... مذہب

واحد کا بطریق استمرار کے سوا ... کہا ... واجب ہوا تقلید معین کا کہا ... نے

رسالہ ... میں کہ ... ولا يجوز له ان يقلد غير ... فيجب عليه ان يقلد امامه ان كان مذهبه مذهب

الامام الشافعي في جميع الفروع والوقايع واما مذهب مالك واما مذهب

حنيفة وغيرهم وليس له ان ينتقل من مذهب الشافعي الى مذهب ومن مذهب

ابي حنيفة وما رضيه لانه لو جوزنا ذلك لادى الى التلعب والخروج عن

الضبط وحاصله يرجع الى نفي التكليف لان من طلب شيئا اذا انتقص تحريم

الشيء في مذهب يجد في مذهب اباحة ذلك الشيء بعينه او عكس ذلك فهو ان شاء

مال الى التحليل وان شاء مال الى التحريم فلا يتحقق تحليل ولا تحريم وفي ذلك

انعدام التكليف وابطال فائدته واستيصال قاعدته وذلك باطل انتهى اور کہا

ملا علی قاری نے شرح عین العلم میں فلو التزم احد مذهبا كابي حنيفة او الشافعي فلزم عليه

الاستمرار فلا يقلد غيره في مسئلة من المسائل انتهى اور کہا ملا جیون استاد بادشاہ عالمگیر

نے تفسیر احمدی میں اذا التزم مذهبا يجب عليه ان يدوم على مذهب التزمه ولا ينتقل

منه الى مذهب آخر انتهى اور کہا مفتی مالکیہ نے ... من ... مذهبه فليس

... انتهى ذکر کیا اسکو سیوطی نے جزیل المواهب میں کہا صاحب ... نے باب ...

کی ... للمقلد ... مذهبا ... القصد ... لا يجوز به ... له

انتهى اور کہا محمد ... نے شرح ... مختار میں بحث ... کے قال ... في التخيير

[illegible]

الواجب عنده ان يفتي بقول ابي حنيفة على كل حال انتهى اور وارد کیا ہی طحطاوی نے اس
عبارۃ کو واسطی رد کرنی قول صاحب در مختار کی باب شفق مین اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ
کہ کہا صاحب طحطاوی نی ابتدا کتاب ہی مین جائز ہونا عمل کرنیکا غیر مذہب کی مسئلہ پر سوا اوس سے
مراد جواز مع الکراہۃ ہی اور یہہ ایسا ہی کہ جب کہتی ہین ہم الصلوۃ خلف کل بر و فاجر جائزۃ
حال آنکہ صلوۃ پیچھی فاجر و فاسق کی مکروہ ہے اور کہا قہستانی نی جامع الرموز مین وفي وتر النهاية
انها غير جائزة كما قال صدر الاسلام والاحوط ان لا يصلي خلفه كذا في الجواهر
هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلو شك في الاحتراز لم يجز به الاقتداء
انتهى اور کہا صاحب در مختار نی در المختار مین باب الامامۃ مین زاد ابن عبد الملک ومخالف
كالشافعي لكن في وتر البحر ان تيقن المراعاة لم يكره او عدمها لم يصح وان شك
كره انتهى اور کہا طحطاوی نی اسکی شرح مین والظاهر ان الكراهة للتحريم وان راعى فيما دون
السنن لا يترك الاقتداء لانه واجب على ارجح الاقوال ومراعاة الواجب مقدمة على
ترك السنة فالحالة تقتضيها انتهى اور کہا صاحب بحر الرائق نی بحر مین اما الصلوة خلف
الشافعية فحاصل ما في المجتبى انه ان كان مراعيا للشرائط والاركان عندنا
فالاقتداء صحيح والا فلا يصح ولا خصوصية للشافعية بل الصلوة خلف
كل مخالف للمذهب كذلك انتهى اور کہا صاحب بحر الرائق نی رسالہ زینبیہ مین فوجب على مقلد
ابي حنيفة ان يعمل به ولا يجوز له العمل بقول غيره انتهى اور کہا شیخ ابن الهمام
نی فتح القدیر مین فبهذا ظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل على مقالة
واجب والافتاء بغيره لا يحل لهم انتهى ذکر کیا اسکو رسائل زینبیہ مین اور کہا فتاوی عالمگیری
مین هذا كله في قاضي المجتهد واما المقلد فانما ولاه ليحكم بمذهب ابي حنيفة مثلا
فلا يملك المخالفة فيكون معزولا بالنسبة الى ذلك الحكم هكذا في فتح القدير
انتهى اور کہا فتاوی عالمگیری مین باب التعزير مين حنفي ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في

جو امر کہ حق ہی انتہی اور نقل اس عبارت کی فتاویٰ بہ ہند میں بھی موجود ہی اور تحقیق
معلوم ہی بیان کرنی سبب تالیف عالمگیری کی ہی یہہ بات کہ تحقیق عالمگیر بادشاہ جو کہ تبحر عالی تہے
امور دین میں تو ارادہ کیا یہہ کہ عمل کریں لوگ ساتھہ مسائل حنفی ہی کی پس حکم کیا اور عالی ہمت نے
مشاہیر علما ہند کو ساتھہ جمع کرنی مسائل حنفی ہی کی اس فتاوی میں اور کہا جامع ترجیح کی بحث میں
ہی کہ حنیفی ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض الخرٰی
کما عرفت فی مسائل التقلید انتہی اور اسیرح مہر ہین علماء حرمین شریفین کی اون میں سی شیخ عبد
اللہ بن سراج ہین کہ جو سردار ہین مکہ کی مدرسوں کی اور مولوی سید عبد اللہ کہ وہ مفتی ہی مکہ کی اور
سید عثمان کہ وہ مدرس ہی مکہ کی اور شیخ مصطفیٰ کہ وہ حنفی اماموں کی سردار ہی اور شیخ محمد
عابد سندہی کہ وہ مدینہ کی بڑی مدرس ہی مصنف طوالع الانوار حاشیہ در مختار اور شیخ صالح کہ وہ
مدینہ کی مدرس تہی اور شیخ محمد ابو السعادات کہ وہ مسجد نبوی کی امام تہی اور شیخ عبد القادر اور سید
محمد اور شیخ محمد محی الدین اور سید علی اور شیخ عبد اللہ اور سوای انکی اور علمای مکہ اور مدینہ کی بی ایسی
مہر ہی کیئں اور کہا ابو بکر رازی نی شرح آثار طحاوی میں واصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ
استحسنوا ان ینصبوا القاضی نائبا شافعیا او مالکیا لیحکم علی وفق مذھبہ
یعنی کہ وہ حنفیہ وقت ضرورۃ کی نہیں فتوی دیتی ہیں ساتھہ مذہب غیر کی مگر اس حیلہ سی کہ مقرر کرلی
ہیں قاضی نائب شافعی یا مالکی تاکہ حکم کری موافق مذہب اپنی کی باوجود اسکی کہ قاعدہ الضرورات تبیح
المحظورات مجمع علیہ ہی چاہتا ہی اسکو کہ وقت ضرورۃ کی فتوی ساتھہ مذہب غیر کی مباح ہو جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نی فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ حاصل اسکا یہہ کہ اگرچہ ضرورۃ
مباح کردیتی ہی ممنوع کو بالاجماع جو دلیل اس ہی مذکورہ کی لیکن اصحاب ہمارے نی استخراج کیا ہی دلیل
استحسانی سی یہہ کہ نہ کیا جاوے اختلاف مذہب کی وقت ضرورۃ کی ہی مگر اس حیلہ مذکورہ سی اور دلیل
استحسانی ایک دلیل ہی ادلہ معتبرہ ہماری کی جیسا کہ استصحاب دلیل ہی دلیلوں شافعیہ کی سی
اور مصالح مرسلہ دلیل ہی ادلہ مالکیہ کی سی اور کہا حموی نی شرح اشباہ والنظائر میں فی

القهم فالوان المنتقل من مذهب الی مذهب باجتهاد والبرهان اثم یستحق
التعزیر فبلا اجتهاد وبرهان اولی انتهی اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے صراط المستقیم
مین کہ شرح ہی سفر السعادة کی وخانہ این دین چہار ست هرکه راهی از این راهها دور در ازین در اختیار
نمود وبراه دیگر رفتن ودری دیگر گرفتن عبث وبیهوده باشد وکارخانه عمل از ضبط در ضبط بیرون
افکندن واز راه مصلحت بیرون افتادن است واگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد هم از
مذهب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن واقوی وفایده اش اعم واتم را احتیاط در ان اکثر واوفر
اختیار کند وبراه رخصت ومسامحت وحیله اندوزی نرود واین طریق متاخران است وشکی نیست
که این طریقه محکم تر ومضبوط تر است وگویند که طریقه پیشینیان بر خلاف این بود ایشان تعیین
مذهب واتباع مجتهد واحد از واجبات نمیدانستند انتهی پس یہ کلام شیخ کا صریح دلالت کرتا ہی اس پر
کہ علماء متاخرین التزام مذہب کو واجبات سی جانتی ہین نہ متقدمین اور جائی شیخ مرحوم کی کتاب
مذکور مین فرمایا ہی قرار داد علماء متاخرین بر این است وهو المختار وفیه الخیر انتہی اور کہا قہستانی
نی بیچ نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب القضاء مین قال ابو بکر الرازی لو قضی بخلاف مذهبه
مع العلم لم یجز فی قولهم جمیعا انتہی اور کہا صاحب در مختار نی در مختار مین بیچ کتاب
القضاء کی وفی الوهبانیة قضی من لیس مجتهدا کحنفیة زماننا بخلاف مذهبه
عامدا لا ینفذ اتفاقا انتہی پس معلوم ہوا اس مذکوری سے کہ جو کچھ کہ ذکر کیا گیا ہی کتب اصول مین
اختلاف اس بات مین ہی ان المقلد اذا التزم مذهبا هل یجب علیه الاستمرار ام لا
فقال البعض نعم وقال البعض لا حرج لانه لا واجب الا ما اوجبه الله ولم یوجب
ذلک سو وہ اختلاف بیچ اوس وجوب کی ہی کہ جو بمعنی فرض کی ہی نہ اوس وجوب مین کہ ترک
اوسکا مکروہ تحریمی ہی جو مصطلح حنفیون کا ہی اور یہی معلوم ہوتی ہی یہ بات اس دلیل سے
کہ یہی بحث مذکور بیچ کتابون اصول شافعیہ اور مالکیہ کے ہی اور اونکی ہان فرض اور واجب
ایک ہی چیز ہی بلکہ حنفیہ بھی اس اصطلاح پر کلام کرتی ہین اور کہتی ہین بیچ کتب اصول اپنی کی الامر

للوجوب یعنی امر واسطے فرض کے ہی لیس جو شخص کہ واقف ہو گا اس اصطلاح پر وہ ہرگز نہیں
کہا وے گا اور نا واقف جو چاہیں سو کہیں سو وہ ہم پر حجت نہیں اگرچہ وہ عالم نامی ہی ہو اور
تطبیق بھی اس بات کو چاہتی ہی اور یہی معلوم ہوا اسی مذکور کی ہر قول کو سب کتابوں میں
المختار الجواز جو مقابل منع کی ہی معنی اوسکی المختار عدم المنع اور یہ نہیں مستلزم ہی عدم
کراہت کو اور یہ بہت ہی کتب میں اور جیسا کہ قول سنت جماعت کا ان الصلوۃ خلف
کل بر و فاجر جائزۃ باوجود اسکی کہ نماز فاسق و فاجر کی بھی مکروہ ہی نزدیک اونکی اور اس
طرح کی عبارتیں کتب میں بہت ہیں جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی ماہر کتب پر واللہ اعلم بالصواب
اور مقصد دوسرا بیچ بیان ترجیح مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے
ساتھ وجہوں صحیحہ کے وجہ اول یہی کہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی لو کان الایمان عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی
رواہ مسلم فی باب فضل فارس اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نی تبییض الصحیفۃ فی مناقب
ابی حنیفہ کی بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفۃ فی حدیث اخرجہ
ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی
الالقاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان
العلم بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس واخرج البخاری ومسلم فی
صحیحیہما حدیث ابوہریرۃ بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال
من فارس وفی لفظ مسلم لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء
فارس حتی یتناولہ وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ ناس من

ابناء فارس فهذا اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة انتہی کلام جلال الدین السیوطی الشافعی ذکر کیا اسکو طحطاوی نے شرح در مختار مین پس وارد ہوئین حدیثین اس باب مین ساتہہ لفظ جمع کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا وارد کیا گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کا وارد کیا گیا بہ اعتبار اصل کے کہ وہ متبوع ہین ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی مین اس طریق کو اشارا ہے اسپر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوسی کی افضل ہونگی غیرون پر مصیب معانی مین اور قول اوسکا فهذا اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة صریح ہی اسمین کہ یہہ حدیثین صحیح ہین کہ یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر ثریا کی پاس ہو البتہ جا کرلی اوسکا یہہ شخص کہ ابنا فارس مین سی ہی اور یہہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی ہی بیچ مدح مصیب ہونے اور پہنچنی حق کی اور دق کی نسبت پس ان حدیثون صحیحہ نے دلالت کی اسپر کہ شخص نہایت مرتبہ مصیب ہوگا بیچ کہنے مسایل اختلافیہ مین باین طور کہ جب جاویگا طرف دین اور ایمان اور علم کے تو جا پہنچیگا اوسکو لیکن باقی رہی یہہ بات کہ یہہ شخص کون ہی سو کہتی ہین ہم جبکہ اجماع منعقد ہوا اوپر نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی تو ہوا مدار دین کا قیامت تک اوپر مذاہب ائمہ اربعہ کی اور نہ تہا کوئی ان ائمہ اربعہ کا ابنا فارس مین سی سوای ابی حنیفہ کے تو دلالت کی ان حدیثون نے ساتہہ اجماع کی ملکر اسپر کہ یہہ شخص مذکور ابو حنیفہ ہین اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا بیچ وارد کرنی ان حدیثون کی بیچ فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ ائمہ شافعیہ مین سی ہی ہین دلالت کی ان حدیثون صحیحہ نے ساتہہ اجماع کی ملکر اسپر کہ امام اعظم ابو حنیفہ سب سے بڑی اور زیادہ تر ہین عدیا باب اصابت اور پہنچنی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہادیہ مین اسی لیے کہا امام شافعی نے الناس کلہم عیال ابی حنیفة فی الفقه اور یہہ قول امام شافعی سی نہایت مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہین چنانچہ اکی اوسکا ذکر اسکا ہر پوشیدہ نہین کسی پر یہہ خبر دینا رسول خدا صلی الله علیه وسلم کا ساتہہ طریق مذکور کی آگاہ کرتا ہی اسپر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوسی کی فائق ہین بیچ بات مصیب ہونے کی اسی لئے کہا میر سید شریف نے کہ محقق اور مدقق ہین اصول و فروع

شرح خلاصہ کیدانی میں ہے ہذا مذہب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ الذی جاهد فی دین اللہ
تعالی واخلص لجہادہ وعبادہ وعلی اصحابہ الفائقین علی غیرهم بفضل اللہ
زادہ انتہی اور کہا درمختار میں قال الامام الشافعی من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب
ابی حنیفۃ فان المعانی قد تیسرت لهم واللہ ما صرت فقیها الا بکتب محمد بن حسن انتہی
اور کہا ابن حجر مکی شافعی نے قلائد العقیان میں قال سفیان بن عیینۃ من اراد الفقہ فعلیہ الکوفۃ
یلازم اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ انتہی اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے صراط المستقیم میں امام شافعی را ببینید کہ چہ مدح وی و مدح اصحاب وی میکند و میگوید کہ الناس کلهم
عیال علی فقہ ابی حنیفۃ و در شان محمد بن حسن شیبانی کہ شاگرد ابو حنیفہ است فرمودہ اگر این
کتاب از یہود و نصاری تصانیف امام محمد را ببیند البتہ اختیار ایمان آرند و امام محمد شش کتاب تالیف کردہ
کہ ہر یکی از ان شصت مجلد و ہفتاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام احمد اکثر مسائل دقیق از کتب امام محمد نقل میکرد
و در ان کتب نظر میکرد و از ان استفادہ می نمود و آنچہ مکہ تقلید و اتباع امام ابو حنیفہ احادیث
و اقوال صحابہ است و دیگر بر این نیست انتہی اور کہا شیخ نے کتاب مذکور میں قبل اسکی و چون احادیث کہ امام
شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ امام ابو حنیفہ بدان تمسک نمودہ و اخذ نکردہ مردم گمان کردہ
اند کہ مذہب او مخالف احادیث است و حال آنکہ دریجا احادیث دیگر ست صحیحہ و قوی تر از انکہ وی رضی
اللہ عنہ اخذ کردہ و تمسک نمودہ انتہی **وجہ دوسری** یہہ ہی کہ روایت ہی عمران بن حصین سے
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم الحدیث متفق علیہ اور یہہ حدیث کتب احادیث میں بہت طرق سی مذکور ہی بیان تک
کہ مضمون اسکا مشہور ہی پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ خیریت تابعین سے زیادہ
ہے خیریت تبع تابعین کی سی اور امام ابو حنیفہ تابعین میں سی ہیں دیکھا انہوں
نے ایک جماعت صحابہ کی کو ایک انمیں سی عبد اللہ بن ابی اوفی اصحابی ہیں اور ابو حنیفہ نے یہہ
حدیث انسے سنی ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا

بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اور ابوحنیفہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی ایک ہی شہر کوفہ کی رہنی
والی تہی اور وفات پای عبد اللہ بن اوفی نی شہر کوفہ مین سنہ ۸۶ مین بالاتفاق اور تہی عمر ابوحنیفہ
کی دن وفات عبد اللہ بن ابی اوفی کی سات برس کی بالاتفاق پس عقد کرنا چاہی کہ جبہ دونون
ایک ہی شہر مین ہون اور امام کی عمر سات برس کی ہو اور وفات عبد اللہ کے کوفی ہی مین ہو اور پہر ملاقات
نکرین آپسمین عقل کیونکر قبول کرے وجود صحابی کا عزیز تہا جہان جہان لوک سنتی تہی اونکی ملاقات کے
لئی آتی تہی تابعی ہونیکی لئی اور یہہ نعمت عظمی اوسی شہر مین ہو اور پہر ملاقات نکرین بعید از عقل ہی یہہ
حال تو عقل کا ہی اب سنو اکی حال نقل کا کچہہ تہوڑا سا کہا جلال الدین سیوطی شافعی نی تبیض الصحیفہ
فی مناقب ابی حنیفہ مین قد الف الامام عبد الکریم الشافعی جزا فی ما روی الامام ابو حنیفہ
عن الصحابۃ انتہی ذکر کیا اسکو طحطاوی نی شرح در مختار مین اور جز اہل حدیث کی اصطلاح مین اوس
کتاب کو کہتی ہین کہ اوسمین مرویات ایک شخص کے ہون خواہ تابعی ہو خواہ صحابی خواہ تبع تابعی
جیسا کہ کہا جاتا ہی یہہ جزو احادیث ابی بکر کا ہی اور یہہ جزو احادیث مالک کا ہی اسی طرح کہا مولنا
عبد العزیز رحمۃ اللہ نی اپنی رسالہ مین کہ اصول حدیث مین ہی اور کہا در المختار مین وصح ان
ابا حنیفۃ سمع الاحادیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی اواخر منیۃ المصلی
وادرک بالسن عشرین صحابیا کما بسط فی اوائل الضیاء انتہی اور کہا خوارزمی نی بیچ
مسند امام کی قد ذکر ابو حنیفۃ عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وان العلماء اتفقوا علی ذلک لکنہم اختلفوا فی العدد انتہی ذکر کیا اس کلام خوارزمی
کو طحطاوی مین اور کہا ملا علی قاری نی بیچ رسالہ جواب قفال کی فانہ من بین الائمۃ المجتہدین
مختص بکونہ من التابعین دون غیرہ باتفاق العلماء المعتبرین انتہی اور تحقیق ثابت
اور مقرر ہی علم اصول مین کہ مثبت مقدم ہوتا ہی اوپر نافی کی اور یہی مقتضای عقل ہی پس ثابت ہوا
عقل اور نقل سی ہونا امام اعظم ابوحنیفہ کا تابعین مین سی اور متعصبین کے کچہہ دوای نہین ہے
کیا نہین دیکہتی ہو طرف انکار کرنی روافض کے بیچ خلافت ابوبکر اور عمر کے اور امام اعظم تو اونکی

نادر ہون ہی مین ہی مین پس معلوم ہوا یہہ تو کہتی ہین ہم کہ جب ہوا اجماع اوپر تقری اور عمل کی کہ وہ
کا لنسبہ ائمہ اربعہ کی اور امام ابو حنیفہ ہین تابعین مین سی عقل و نقل سی تو ہوئی خیریت ابو
حنیفہ کی بیچ باب منعقب ہونی کی مسائل اختلافیہ مین زیادہ اور بڑہکر ایمہ ثلاثہ امام مالک امام
شافعی امام احمد بن حنبل کی ساہتہ اوس حدیث صحیح متفق علیہ مشہور کے پس ثابت ہوا افضل ہونا
ابو حنیفہ کا اوپر ان ایمہ مذکورین کی ساہتہ اوس حدیث صحیح متفق علیہ مشہور کے **اور وجہ**
تیسری یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی انہ قال خطبنا عمر بالجابیہ فقال یا ایہا
الناس انی قمت فیکم کمقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال
اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب الحدیث
رواہ الترمذی اور کہا ترمذی نی ہذا حدیث حسن صحیح انتہی پس یہہ حدیث صحیح صریح دلالت
کرتی ہی اسپر کہ وصیت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ لیا جاوی دین ان لوگون سے
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے بشرط اس ترتیب کے جیسا کہ مقتضا الفاظ کا ہے
کہ جو مذکور ہی حدیث مین یعنی لیا جاوی دین ان لوگون سی بشرط اس ترتیب کے لیا جاوی دین
صحابہ سی جب تک کہ پایا جاوی پہر تابعین سے جب تک پایا جاوی پہر تبع تابعین سے جب تک پایا جاوے
یہہ مقتضا حدیث صحیح کا ہی لیکن کاہ کہ نہوا کوئی مذہب معتبر اہل سنت و جماعت کے قرن
صحابہ سی لیکر تبع تابعین تک سوای مذاہب ایمہ اربعہ کی اور منعقد ہوا اجماع اوپر تقری
اوس عمل کے کہ وہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی اور بہی ابو حنیفہ تابعین مین سے نہ ایمہ ثلاثہ
امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل تو دلالت کی اس حدیث صحیح نی ساہتہ اس اجماع کی ملکر
اسپر کہ مذہب امام اعظم کا لازم پکڑا جاوی جبتک کہ پایا جاوی واسطی عمل کرنی کی اس
حدیث صحیح پر **اور وجہ چوتہی** یہہ کہ کہا امام شافعی نے الناس کلہم عیال ابی
حنیفة فی الفقہ انتہی ذکر کیا اسکو ابن حجر مکی نی کہ وہ اجلہ شافعیون مین سی ہین بیچ قلائد
العقیان فی مناقب ابی حنیفہ النعمان کی **اور** صاحب سیرت شامی محمد ابن یوسف شامی

ہی کہ وہ اکابر شافعیوں میں سی ہیں بیچ عقود الجمان فی مناقب النعمان کی اور ابو بکر خطیب
بغدادی ہی کہ وہ ائمہ حدیث سی ہیں بیچ تاریخ بغداد کی اور شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی نی بیچ مکتوبات اپنی کی جلد ثانی میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی بیچ صراط
المستقیم کے اور صاحب الخمار نی بیچ در المختار کی اور خوارزمی نی بیچ مسند امام اعظم کے
اور سوای انکی اور بہت لوگون نی بیان کیا کہ یہہ قول امام شافعی کا مشہور ہے کہا خوارزمی نے
مسند امام اعظم میں والدلیل علیہ ما اشتہر واستفاض عن الشافعی رضی اللہ عنہ قال
الناس عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہی اور کہا صاحب بحر الرائق نی اشباہ
میں قال الامام الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ فلینظر الی کتب ابی حنیفۃ کما
نقلہ ابن وھبان عن حرملۃ انتہی اور کہا حموی نی شرح اشباہ میں وذکر الحافظ الذہبی
فی کتابہ المسمی بالصحیفۃ فی مناقب فقیہ الوقت ابی حنیفۃ ان المزنی
روی عن الامام الشافعی ھذا الذی رواہ حرملۃ وقال ایضا فی کتاب المذکور
قال عبد اللہ بن المبارک ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای فرای مالک وسفیان
وابی حنیفۃ وابو حنیفۃ احسنہم وادقہم فطنۃ واغوصہم علی الفقہ وھو
افقہ الثلاثۃ انتہی کلام الحموی اور کہا ابن حجر مکی شافعی نی کتاب مذکور میں قال عبد
اللہ بن المبارک وناھیک ما رایت فی الفقہ مثلہ ورایت مسعرا فی
حلقتہ جالسا بین یدیہ یسالہ ویستفید منہ ما رایت احدا قط تکلم
فی الفقہ احسن منہ قال عبد اللہ بن المبارک کان ابو حنیفۃ افقہ من
اہل زمانہ ولقیت الف رجل من العلماء فلولا انی لقیت ابا حنیفۃ لکنت
من المفلسین قال معمر ما اعرف رجلا تکلم فی الفقہ احسن معرفۃ من
ابی حنیفۃ وقال وکیع ما رایت احدا افقہ ولا احسن من ابی حنیفۃ وقال
ابراہیم اوستاد شافعی بن عکرمہ ما رایت احدا اورع ولا افقہ من

ابحنیفة قال ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بنقد الحدیث من ابیحنیفة وقال
ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابیحنیفة وقال سفیان
الثوری کنا بین یدی ابیحنیفة کالعصافیر بین یدی البازی وان اباحنیفة کسید
العلماء وقال علی بن عاصم لو وزن علم ابیحنیفة بعلم اهل زمانه لرجح
علیهم قال محمد بن الحسن یناظره اصحابه فی المقاییس حتی اذا استحسن
شیئا ابوحنیفة لم یلحقه احد منهم فی الاستحسان قال یزید بن هارون کتبت علی
الف شیخ حملت عنهم العلم فما رایت والله فیهم اشد ورعا من ابیحنیفة ولا
احفظ لسانا منه ولا فی عظم عقله وقال علی بن عاصم لو وزن عقله بعقل
نصف اهل الارض لرجح عقلهم وقد صنف العلامة مصنف
کتاب الضخیم المسمی بسبیل الهدی والرشاد المشهور بسیرة الشامی
محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی الشافعی المذهب کتابا فی
مناقب ابیحنیفة سماه عقود الجمان فی مناقب النعمان وعندی
نبذة منه وهو انه کان ابوحنیفة رضی الله تعالی عنه اخذ العلم
باوفر نصیب اما علم الکلام فقد تقدم انه بلغ فیه مبلغا یشار
الیه بالاصابع وناهیک به انه سلم الیه علم النظر والقیاس واصابة
الرای حتی قالوا فیه ابوحنیفة امام اهل الرای فیه انتهی کلام ابن
حجر المکی پس یه کلام صریح ہے اس بات میں کہ اصابت رای ابوحنیفہ کی مسلم ہے نزدیک علما کی اور لکھا
ابن حجر نے کتاب مذکور میں ومدح المشایخ له بالعلم والفقه والورع والامانة اکثر
من ان یحصی واظهر من ان یخفی انتهی اور لکھا در المختار میں ومناقبه
اکثر من ان تحصر وصنف فیها سبط ابن الجوزی مجلدین
کبیرین و سماه الانتصار لامام ائمة الامصار وصنف

خارج آکر من ذلک انتہی پس یہہ مختصر مناقب ہین امام صاحب کے اور معلوم ہوئی ان اقوال ائمہ
دین کی بہی ترجیح امام اعظم کی اوپر غیرون کی اور بیان اسکا یہہ ہے کہ تحقیق قول امام شافعی کا
الناس کلہم عیال ابی حنیفة فی الفقه مشہور و معروف ہی اور بہت سندون سے
ثابت ہی جیسا کہ گذرا اور اماموں سے جو اقوال مذکور ہین سب موید اس قول کی ہین پس ثابت
ہوا اس سے فقیہ ہونا امام صاحب کا سب سے بڑہکر اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین متفق علیه پس دلالت کی اس حدیث متفق
علیہ نے کہ فقیہ ہونا دین مین سب سی بہتر ہی نزدیک اللہ تعالی کے پس امام اعظم سب سے
بہتر ہوئی دین مین نزدیک اللہ تعالی کے ساتہہ ان اقوال ائمہ دین اور حدیث صحیح
متفق علیہ کے اسیواسطی اختیار کیا امام شافعی نے امام اعظم کے کتب فقہ کو اور کہا
من اراد الفقه فلیلزم اصحاب ابی حنیفة فان المعانی قد تیسرت لهم
واللہ ما صرت فقیها الا بکتب محمد بن الحسن ذکر کیا اوسکو در المختار مین اور کتابین
امام محمد کے بہت بڑی ہین چہہ کتابین کہ ضخامت ہر ایک کے ساتہہ جزون سی کم نہین
جیسا کہ تصریح کی شیخ عبد الحق نے ساتہہ اسکی اور گذر چکا اوپر بیان اسکا اور پوشیدہ نہ ہی
کسی شخص پر کہ جو شخص کہتا ہے کہ فقیہ ہونیسی تعریف ثابت نہین ہوتی ہی بلکہ اعلم بالکتاب
والسنه بہتر ہوتا ہی فقیہ سی سو یہہ قول مردود ہی ساتہہ اس حدیث متفق علیہ کے اب بکنا
بہری بکنی والا ہی جو ایسا کہتا ہی یہہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی بکواس کے رد مین پس
ثابت ہوئی ان وجوہ مذکورہ سی ترجیح امام اعظم رح کی مذہب کی اسی لئی فرمایا ہی حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اپنی مکتوبات کی جلد ثانی مین مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ بہ برکت
ورع و تقوی و دولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم
او عاجز اند و مجتہدات او را بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و او را اصحاب الرای
میندارند کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقة علمه و درایته و عدم الاطلاع

تا شعه در فهرست کتب امام شافعی محمد ادریس رحمه الله علیه الرضوان . بنت الکتب

الفقه اعلم عیال ابی حنیفه فی الفقه بود منشاء بین مناسبت که بعد از ورود

تو انده و انجه جوابیه عنه دید جمع المحدثین در فصول سته نوشته است یعنی علی نبینا وعلیه الصلوة

والسلام بعد از نزول مذهب امام ابوحنیفه حکم دعمل خواهد کرد بمشابه ملت و مقتضب می شود

که خود نیت مذهب حنفی بمنزله کشتی در رنگ دریای عظیم می آید و سایر مذاهب بمثابه جداول

نظر می آید قصان مثل احادیث را که گرفته اند و احکام شرعیه را از ان مستخرج ساخته اند و معلوم

بخود نیستی می نمایند بیشتر ازان کرد که در مشکی نهان است و زمین و آسمان او نهان است و

وای برادر ای از متعصبان باریک الشان وا نظری ذو اسد الشان باقی فقه ابوحنیفه است و سه

حصه فقه او را سنم دانسته اند و در ربع باقی همه شرکت دارند و در فقه صاحب نجات او ست و

و دیگران هم عیال وی اند انتهی کلام الربانی اور واسطی اسی ترجیحات مذکوره کی بری جمهور

اہل اسلام کے اور مذہب امام اعظم پر ہے کی اور بعض باقی او پر باقی مذاہب اہل اسلام کے جیسا کہ

تصریح کی ہی ساتھ اسکی ملا علی قاری نے اپنی رسالہ میں کہ تالیف کیا ہی قفال کے جواب میں

عبارت اوس کے یہ ہی واما اتباع ابی حنیفة قدیما وحدیثا ففی الاکثر

فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم وما وراء النهر وولایة

الهند والسند واکثر اهل خراسان و عراق مع وجود

کثرتهم فی بلاد العرب بالاتفاق واظن انهم یکونون

ثلثی المسلمین بل اکثر عند الهند بالاتفاق

پھر کہا ملا علی قاری نے اسی رسالہ میں بعد ذکر کرنی رجوع سلطان محمود کے طرف مذہب شافعی کی

ویکفینا من السلاطین ابراهیم بن ادهم التارک لملکه منا في

العلم والعمل واعراضه من الدنیا واقباله علی العقبی والحضور

مع المولی مبین ان السلاطین فی کل زمان ومکان تابعون علی اهل المذهب

النعمان کسلاطین روم حفظهم الله من الحوادث والدوران وسلاطین
ماوراء النهر فی کل دهر وعصر وسلاطین الهند والسند
فی البر والبحر اور کفایت کرتای ہمکو ابراہیم بن ادہم کہ جو شاگرد ہین ہماری امام
کی علم اور عمل مین اور موہنہ موڑنی مین اوسکی دنیا سی اور متوجہہ ہونی اوسکی مین طرف
عقبی کے اور حضور مین باوجود اسکی بادشاہ ہر زمانی اور مکان مین ثابت ہین اور مذہب
نعمان یعنی ابوحنیفہ کے مانند بادشاہون روم کے نگاہ رکہی اون کو الله حادثون اور
گردشون سی اور مانند بادشاہون ماوراء النہر کے بیچ ہر زمانہ اور عصر کے اور مانند بادشاہون
ہند و سند کے بر و بحر مین ولعل حکمة ذلك ان اباحنیفة من ذریة
کسری الملقب بنوشیروان العادل فحیث عدل الامام
عن الدنیا واقبل علی العقبی جعل الله سلاطین الاسلام
واساطین الانام من العلماء الاعلام الی یوم القیام حتی
روی ان المهدی علیه السلام لما یحکم علی وفق مذهبه علیه
الرضوان لما روی الحسن بن سلیمان فی تفسیر حدیث لا
تقوم الساعة حتی یظهر العلم وهو علم الامام ابی حنیفة
رضی الله تعالی عنه من الاحکام انتهی کلام القاری پس یہہ
جملہ اخیرہ مثل اوس جملہ کے ہی کہ تصریح کے ہی ساتہہ اوس کے امام ربانی اور خواجہ
محمد پارسائی اور وہ عبارت اوپر گذر چکی ہی اور ساتہہ اسی کے تصریح کے ہی صاحب
در مختار نے در المختار مین اور عبارت اوسکی یہہ ہی حسبک من مناقبه اشتهار
مذهبه ما قال قولا الا واخذ به امام من الائمة الاعلام
وجعل الله تعالی الحکم لاصحابه واتباعه من زمنه الی هذه
الایام الی ان یحکم بمذهبه عیسی علیه السلام انتهی

کہا یحییٰ بن معین نے کہ وہ امام محدث ہیں اور تبع تابعین میں ہیں اور وہ صحیح مسند والوں کے اساتذہ میں
سے ہیں اور یہی امام جرح اور تعدیل کے جیسا کہ تصریح کی ہے صاحب فتح الباری شرح بخاری نے اور تقریب
میں تقریب میں یحییٰ بن معین ثقہ حافظ مشہور امام الجرح والتعدیل مات سنة ثلث وثلثین الخ الصحیح وقول یحیی بن معین القراءة
عندی قراءة حمزة والفقه فقه ابی حنیفة علی هذا ادرکت الناس انتهی یہ عبارت تاریخ ابن خلکان
اور تاریخ خطیب محدث بغدادی میں ہے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جو لوگ زمانہ یحییٰ بن معین میں تھے
وہ تابعین اور تبع تابعین تھے اور قول یحییٰ بن معین کا علی ہذا ادرکت الناس سابہ تقدیم ظرف کی فائدہ
حصر کا دیتا ہے کیونکہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہے جو شے کہ حق اوسکا تاخیر ہو وہ وقت تقدیم کی فائدہ حصر کا دیتا ہے
جیسا کہ ایاک نعبد وایاک نستعین پس یہ کلام یحییٰ بن معین کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ تابعین اور تبع تابعین
فقہ ابی حنیفہ کو بہترین فقہ جانتے تھے اور اوسپر عمل کرتے تھے چنانچہ ثابت کرتی ہے اسکی عبارت رد المختار شرح
در المختار کی قوله من زمنه هذه الايام فالدولة العباسية وان كان مذهبهم مذهب جدهم فاكثر قضاتها
ومشايخ اسلامها حنفية يظهر ذلك لمن تصفح كتب التواريخ وكان مدة ملكهم خمسمائة سنة تقريبا
انتهى اور کہا ملا علی قاری رحمہ اللہ نے واما اتباع ابی حنیفة قديما وحديثا ففي الازدياد في جميع البلاد سيما
في بلاد الروم وما وراء النهر وولاية الهند واكثر اهل الخراسان والعراق مع وجود كثير منهم في بلاد العرب
بالاتفاق والظن انهم يكونون ثلثي المسلمين بل اكثر عند المهندسين بالاتفاق مع ان سلاطين في كل
زمان ومكان ثابتون على مذهب النعمان كسلاطين الروم حفظهم الله عن الحوادث والدوران
وسلاطين ما وراء النهر في كل عصر ودهر وسلاطين الهند والسند في البر والبحر انتهى اور جاننا چاہیے
کہ ہونا لوگوں کا عیال فقہ ابی حنیفہ کا اور ہونا تابعین اور تبع تابعین اور جمہور اہل اسلام کا مذہب ابی حنیفہ پر اور
ہونا قیاس ابی حنیفہ کا مسلم الاصابت جیسا کہ ذکر کی نقل اوسکی صاحب سیرت شامی شافعی المذہب نے اور قول
علیہ السلام کا اتبعوا السواد الاعظم اور قول حضرت کا لوکان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله
دلیل روشن ہے اسپر کہ مذہب عیسیٰ علیہ السلام کا موافق مذہب ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی ہوگا اور مذہب ابی حنیفہ کا سب
مذاہب سے آخر تک رہیگا جیسا کہ کہا اہل کشف نے تصریح کی اسکی امام عبد الوہاب شعرانی نے میزان میں وقال فی در المختار بعد

وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة
كابراهيم بن ادهم وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابي يزيد البسطامي وفضيل بن عياض وداود الطائي
وابي حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابي بكر الوراق وغيرهم
ممن لا يحصى بعدة ان يستقصى انتهى وقال الشامي في رد المحتار في شرح الدر المختار قوله اشتهر مذهبه
اي في عامة بلاد الاسلام بل في كثير من الاقاليم والبلاد لا يعرفون الا مذهبه كبلاد الروم والهند والسند
وما وراء النهر وسمرقند الخ ثم قال قوله الى ان يحكم بمذهبه عيسى عليه السلام تبع فيه القهستاني
وكانه اخذه مما ذكره اهل الكشف ان مذهبه آخر المذاهب انقطاعا فقد قال الامام الشعراني في الميزان
ما نصه قد تقدم ان الله تعالى لما مَنّ علي بالاطلاع على عين الشريعة رايت المذاهب كلها متصلة
بها ورايت مذاهب الائمة الاربعة تجري جداولها كلها ورايت جميع المذاهب
التي اندرست قد استحالت حجارة ورايت اطول الائمة جدولا الامام ابا حنيفة ويليه الامام مالك
ويليه الامام الشافعي ويليه الامام احمد واقصرهم جدولا الامام داود وقد انقرض في القرن الخامس
فاولت ذلك بطول زمن العمل بمذاهبهم وقصره فكما كان مذهب الامام ابي حنيفة اول المذاهب
المدونة فكذلك يكون آخرها انقراضا وبذلك قال اهل الكشف انتهى والله اعلم وعلمه احكم

ذلك كله حق والاعتقاد والعمل به صحيح تبين الحق لصحة الاعتقاد والعمل يضل عن لم يعمل به وعنه يحيد
رقيمة الحافظ عبد الحميد

ذلك كله حق والاعتقاد والعمل به صحيح یہ رسالہ توفیر الحق میں نے حرفاً حرفاً مطالعہ کیا اللہ تعالی
مصنف کو جزای خیر دے اور سلف سے ایسا ہی دیکھا گیا کہ سب علما مذہب کے تائید میں چلی آتی ہیں چنانچہ پہلے ایسی
ایک مرتبہ شہرہ ہو چکا تھا اوسکی قلع کرنے میں مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے بڑی کوشش کی تھی اور رسالہ عدم رفع
الیدین اور منع قرأة خلف الامام واخفاء آمین میں تالیف کیا تھا اور وہ دونوں رسالہ مولوی صاحب کے
میرے پاس موجود ہیں اور یہی ایسا پایا استاد مولوی نذیر حسین صاحب کو فقیہ اجل عالم باعمل والدی جدنا جناب
مولوی محمد عبد الخالق مرحوم کہ اونہوں نے تنبیہ الضالین میں تحریر کر کر مہر اپنی کی ہے من شاء فلینظر الیہ
یہ رسالہ من اوله الی آخرہ میں نے دیکھا واقعی کتاب بے نظیر ہے اور عوام و خواص کے دل پذیر ہے بار ایست سمعت

متضمن نسبت ان ہذا الشیٔ عجاب مختصر کلام یہہ ہی کہ جناب مولانا مولوی محمد حسن خان مرحوم نے رسالہ میں
لکہا ہی کہ جواب اسکا بعد کو بعجت کبھی انشاء اللہ تعالی کیجیہ مقبول ہوگا اور جب بنا منسوخ ہو جاوے تب کے
بس شاء فلیتابع فیہ فی جواب سوال ستین و ثلث اور یہہ چراغ دین محمدی قدیم ہی اسوقت سے اسکو کوئی
بجہا نہیں سکتا ولنعم ما قیل بیت چراغی را کہ ایزد بر فروزد ہر انکس تف زند ریشش بسوزد
لاریب یہہ رسالہ مسمی بتوقیر الحق المعروف بالقول السدید فی وجوب التقلید مولفہ میری استاد زادہ مکرم
کا یعنی جناب مولانا محمد قطب الدین سلمہم اللہ تعالی کا من اولہ الی آخرہ حق و صحیح و درست قابل قبول العمل
فماذا بعد الحق الا الضلال اور کسی کج فہم کی یہہ خیال ہین نہ گذری کہ صاحب درمختار و حضرت مجدد و خواجہ محمد
پارسا و ملا علی قاری و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے جو لکہا کہ عیسی علیہ السلام مذہب ابو حنیفہ رح پر عمل کرینگے تو یہہ بات
کیونکر ہو سکتی کہ وہ نبی و مجتہد ہین اور تقلید مجتہد کے مجتہد کو حرام ہی بالاجماع اسواسطے کہ معنی اون عبارتون کے
یہہ نہین جو یہہ شخص سمجہا ہی بلکہ معنی یہہ ہین کہ عیسی ع م عمل کرینگے باین طور کہ ہوگا اجتہاد اونکا موافق
مذہب ابو حنیفہ رح کی فقط واللہ اعلم بالصواب حررہ عبدہ المسکین محمد ضیاء الدین
مسکین رسالہ ہذا را من اولہ الی آخرہ بنظر تعمق مطالعہ نمود موافق مذہب اہل سنت و جماعۃ یافت والحق کہ اکثر
مسالک مذہب واحد بر صراط مستقیم است خصوصا بر مذہب حنفی کہ معتمد علیہ سواد اعظم است کہ اکثر از اہل
اسلام متبع ابو حنیفہ گذشتہ اند علیہم الرضوان و در اصول و فروع بر سایر مذاہب فوقیت دارد آیا نمی بینی
کہ امام اعظم رح در اتباع سنت سید علیہ الصلوۃ والسلام از ہمہ ائمہ مقدم است کہ احادیث مرسل و
قول صحابی کہ بواسطہ بزرگی صحبت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام برای خود مقدم دارد بر خلاف دیگر ائمہ رح
کہ بر قیاس خود قول صحابی را تقدیم نمی دہند عجب می آید بر ان کسان کہ باوجود این احتیاط از اصحاب
رای می دانند و کلام ناشایستہ و بی ادبانہ بنسبت آن بر زبان می رانند حالانکہ جم غفیر از پیشینیان بر
کمال فضل و علم و ورع و تقوی او مقر اند اللہ تعالی این ہا را بہ راہ راست آرد کہ این چنین رئیس دین را
آزار میرسانند و متبعان او را کہ سواد اعظم اند نسبت بضلالت نمایند و داخل الجماعۃ نباشند کہ در شان
آن آیہ کریمہ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہہم واقع است چرا کہ بزعم فاسد خود ایشان را از اصحاب رای می دانند

وتابع کتاب وسنت نمی شمارند حالانکه تارک کتاب وسنت ضال ومبتدع است بلکه از احاطه اسلام خارج است این
اعتقاد فاسد نمی کنند مگر جاہلی که مقصودش ابطال نصف دین باشد ناقصی اضداد احادیث را یاد کرده اند
و بزعم ناقص خود احکام شرعیه را دران منحصر دانسته وماسوای معلوم خود را معدوم انگاشته و بتقصیر علم
فهم خود قایل گشته و آنکه نزد او ثابت نشده است از امتقی سلف و زبان طعن بر اکشاده مثل فرقه خوارج
در و رفض گشته قطعه قاصری کرکند این طایفه را طعن قصورش حاش بعد که بر آرم بزبان این کله را
همه شیر انجهان بسته این سلسله اند روبه از حیله چه سان بگسلد این سلسله را دنباله تاریخ قلمی
بعد اذ هدیتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب حرره شیخ حلیم بخش دهلوی الملقب
بر محمد مسعود نقشبندی 

صحیح نامه رساله توقیر الحق

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر		
۲	۲	ائمه المسلمین	آئمة	۸	۱۹	مین ہذا	من ہیج باب القضاء و ہذا	۱۶	۲۱	ابراہیم و ارشاد شافع بن عکرمه	ابراہیم بن عکرمه
۳	۳	انبساط	استنباط	۸	۲۰	الی ذلك	الی ذلک	۱۷	۲۰	ثلث	سبط
۴	۵	یعنی رجوع	یعنی بلاشبه رجوع	۹	۳	تو ماده کیا	تو اراده کیا	۱۷	۲۱	الامام الائمة	لامام آئمة
۴	۱۵	که تطبیق	که ملفق	۱۰	۱۰	مذہب کو	مذہب واحد کو	۱۸	۱۱	صرف	صرف
۴	۱۸	بتتبع کی رخص	بتتبع رخص	۱۱	۵	یمن اور جیسا که	یعن جیسا که	۱۸	۱۲	ساتھ جزو نے	ساتھ سترہ جلد دو نے
۴	ایضاً	ہمین تتبع	ہمین جواز تتبع	۱۲	۶	صحیح کل	صحیح مین	۱۹	۸	با قے	با نے
۴	۲۱	حرام غیر جائز	حرام اور غیر جائز	۱۳	۱۲	و دیگر برا	دیگر برا	۲۰	۱۱	الاعلام الی یوم	الاعلام تابعین له الی یوم
۵	۳	کرین بی	کرین ہم اوس کو	۱۴	۵	کرین	کرسیے				
۶	۱۴	الجاع	اجتماع	۱۴	۱۳	مبنیة المصل	مبنیة المفتی				
۶	۸	عبدالملک نے دو	عبدالملک و	۱۵	۸	یفتلو الکذب	یفشو الکذب				
۸	۱۵	رساله	در رسایل	۱۵	۱۳	وابوحنیفه	وابوحنیفه و ابو حنیفه				